© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

عام انتخابات کا اعلان پہلے پاکستان گورنمنٹ کی طرف سے ہوا تھا اور مارچ کے مہینہ کی شروع تاریخیں اُن کے لئے مقرر کردی گئی تھیں، غالباً اس اعلان کو دیکھکر ہی مسز اندرا گاندھی نے توقع کے برخلاف ادبدا کے ہندوستان میں بھی جنرل الکشن کا اچانک اعلان کردیا اور اس کے لئے بھی مہینہ مارچ کا مقرر کیا گیا، چنانچہ دونوں ملکوں میں ایک ہی مہینہ میں انتخابات ہوئے، لیکن نتیجہ ایک دوسرے سے متضاد نکلا۔ ہندوستان میں اس انتخاب کے ذریعہ ایک نہایت عظیم پرامن انقلاب ہوگیا، مرکز سے کانگرس کا تیس سالہ اقتدار ختم ہوگیا، اور اس پارٹی کی حکومت قائم ہوگئی جو صحیح معنی میں عوام کی نمائندہ اور ان کے جذبات اور ارمانوں کی ترجمان اور نگراں ہے، لیکن نہایت افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ ہمارے قریبی ہمسایہ ملک میں یہ انتخاب ایک عظیم مصیبت اور سخت ابتلا و آمائش کا سبب بن گیا ہے، اس وقت پاکستان گویا ایک کوہِ آتش فشاں پر کھڑا ہے، نہیں کہا جاسکتا کہ کل اس کا انجام کیا ہوگا!

پاکستان کے قومی متحدہ محاذ کا دعویٰ ہے کہ انتخابات میں دھاندلی اور بے عنوانی ہوئی ہے (اور الکشن کمشنر نے تیرہ انتخابات کے متعلق اس کو تسلیم بھی کرلیا ہے) اس بنا پر اس پورے انتخاب کو کالعدم قرار دیا جائے، مسٹر بھٹو اور ان کی گورنمنٹ مستعفی ہو اور انتخابات دوبارہ کرائے جائیں، متحدہ محاذ نے اس مطالبہ کو منوانے کے لئے سخت ملک گیر احتجاج شروع کردیا، پورے ملک میں اسٹرائک ہوئی، تمام ادارے اور کالج معطل ہوگئے، کاروبار بند ہوگئے، لاکھوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مردوں اور عورتوں کے جلوس نکلے، توڑ پھوڑ ہوئی، اربوں اور کھربوں کا نقصان ہوا، حکومت نے مقاومت کی تو سینکڑوں افراد جاں بحق ہو گئے۔ پولس سے کام نہ چلا تو بڑے بڑے شہروں میں مارشل لا نافذ کر کے قیام امن کی ذمہ داری فوج کے سپرد کر دی گئی، پھر بھی عوام کا جوش کم نہ ہوا تو تمام لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا، ان سطور کے قلمبند ہونے تک کی آخری اطلاع یہ ہے کہ مسٹر بھٹو نے متحدہ محاذ کے لیڈروں سے گفت وشنید کی سلسلہ جنبانی کی ہے، لیکن ہمارے خیال میں اگر گفتگو ہوئی بھی تو اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا، کیونکہ متحدہ محاذ کو دوبارہ الکشن اور گورنمنٹ کے مستعفی ہونے پر اس درجہ اصرار ہے کہ اس سے کم کسی چیز پر راضی ہونے کے لئے آمادہ نہیں اور ظاہر ہے کہ مسٹر بھٹو ان دونوں میں سے کسی ایک بات پر بھی رضامند نہیں ہو سکتے، کیونکہ الکشن اگر دوبارہ ہوا تو چونکہ اس وقت متحدہ محاذ کی لہر کا پاکستان میں وہی عالم ہے جو الکشن کے زمانہ میں ہندوستان میں جنتا پارٹی کا تھا۔ اس لئے مسٹر بھٹو کو اپنی پارٹی کی کامیابی زیادہ متوقع نہیں ہو سکتی، اگر یہ کشمکش یونہی جاری رہی اور خدانخواستہ اس کا انجام یہ ہوا کہ وہاں فوجی حکومت قائم ہو گئی تو یہ پاکستان کی بہت بڑی بدقسمتی ہو گی، بڑے افسوس کی بات ہے کہ تیس برس ہو گئے، لیکن پاکستان میں آج تک استحکام پیدا نہیں ہو سکا۔ کوئی خدا کا بندہ اگر ملک کو ترقی دیتا اور اس کو آگے بڑھاتا بھی ہے تو چند برسوں کے بعد ہی اچانک ایسے حالات پیدا ہوتے رہیں کہ اس کے کئے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے اور ملک جہاں سے چلا تھا پھر وہیں پہونچ جاتا ہے، اس صورت حال سے صرف ایک ملک کی بربادی نہیں ہوتی بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی بھی رسوائی ہوتی ہے، کیونکہ وہاں جو کچھ ہوتا ہے اسلام کے نام پر ہوتا ہے، یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر متحدہ محاذ کے رہنماؤں کو بھی سنجیدگی اور متانت سے غور کر کے اپنے موقف میں لچک پیدا کرنی چاہئے، اور اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ پورا معاملہ الکشن کمشنر کے حوالہ کر دیا جائے اور ان کے فیصلہ پر اعتماد کیا جائے۔

© rasailojaraid.com